محدث فتوی

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا احرام کے لیے دو رکعتین شرط ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ دو رکعتیں احرام کے لیے شرط نہیں بلکہ ان کے مستحب ہونے کے بارے میں بھی علماء میں اختلاف ہے۔جمہور نے اسے مستحب قرار دیا ہے کہ وضو کرے، دو رکعتیں پڑھے اور پھر تلبیہ پڑھے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد احرام باندھا تھا۔[1] یعنی آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر پہلے نماز ظہر ادا فرمائی اور پھر احرام باندھا اور فرمایا:

(اتانی اللیلۃ ات من ربی فقال: صل فی ہذا الوادي المبارک' وقل عمرۃ فی حجۃ او عمرۃ وحجۃ) (صحيح البخاري' الحج' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقیق واد مبارک' ح: 1534)

"آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (جبریل علیہ السلام) آیا اور اس نے کہا: کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو: عمرہ حج میں (داخل) ہے یا یہ کہا کہ کہو: حج اور عمرہ (ایک ہی احرام سے ادا کروں گا)۔"

"آج رات میرے پاس رب کی طرف سے ایک آنے والا (جبریل علیہ السلام) آیا اور اس نے کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ عمرہ حج میں (داخل) ہے۔"

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دو رکعت نماز پڑھنا مشروع ہے۔ جمہور اہل علم کا بھی یہی قول ہے۔

دیگر اہل علم کا یہ کہنا کہ یہ حدیث اس مسئلہ میں نص نہیں کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ مذکورہ حدیث میں نماز سے مراد فرض نماز ہو، لہذا یہ حدیث احرام کی دو رکعتوں کے بارے میں نص نہیں ہے۔ فرض نماز کے بعد احرام باندھنا بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ احرام کی دو مخصوص رکعتیں مشروع ہیں بلکہ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر آسانی سے ممکن ہو تو حج یا عمرہ کا نماز کے بعد احرام باندھنا افضل ہے۔

---

[1] السنن الكبري: 33/5

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ294

محدث فتویٰ